مولانا محمد شہاب الدین ندوی۔ انڈیا

طاغوت اور ازمہائے جدید

ماڈرنزمز

ارشاد باری ہے: وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون. ما ارید منہم من رزق وما ارید ان یطعمون ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین۔ اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ میں ان سے (کسی بھی قسم کے) رزق کا مطالبہ نہیں کرتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں پلائیں۔ (بلکہ) صرف اللہ ہی (ہر ایک کا) روزی رساں ہے جو نہایت قوت والا ہے۔ (ذاریات: ۵۶-۵۸)

ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت فمنہم من ھدی اللہ ومنہم من حقت علیہ الضللۃ فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین: اور ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا ہے (اس حکم کے ساتھ) کہ تم سب اللہ ہی کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچتے رہو۔ پس ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہوئی۔ ذرا زمین کی سیاحت کرکے تو دیکھو کہ حق کی تکذیب کرنے والوں کا انجام کیا ہوا؟ (نحل: ۳۶)

قرآنی حقائق آیات بالا سے حسب ذیل حقائق ثابت ہوتے ہیں:-

۱۔ جنوں اور انسانوں کی تخلیق کا اولین مقصد عبادت ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ جنوں اور انسانوں سے صرف اس کی عبادت کا مطالبہ کرتا ہے کسی قسم کے رزق کا طالب نہیں۔ جیسا کہ مشرکین کے دیوی دیوتا طلبگار ہیں (مشرکین اپنے دیوتاؤں پر مختلف قسم کے چڑھاوے چڑھاتے ہیں جن پر کافی روپیہ صرف ہوتا ہے۔)

۳۔ اللہ بالکل بے نیاز ہے، نہ تو وہ کچھ کھاتا پیتا ہے اور نہ ہی اس کو کسی قسم کی حاجت ہے۔

۴۔ سب کا رازق اور پالنہار صرف اللہ ہے۔

۵۔ حقیقی ان داتا اور پروردگار صرف وہی ہو سکتا ہے جو خود ہر چیز سے مستغنی ہو۔ ورنہ خودغرضی رفع نہیں ہو سکتی کیونکہ حاجتمندی خودغرضی کو جنم دیتی ہے خواہ وہ کسی بھی درجہ میں کیوں نہ ہو۔ بالفاظ دیگر حاجتمندی اور پروردگاری کبھی یکجا نہیں ہو سکتیں۔

۶۔ اللہ کی عبادت کرنا دراصل اس کی رزق رسانی کا شکریہ ادا کرنا ہے نہ کہ اس پر کسی قسم کا احسان دھرنا۔

۷۔ دنیا کی تمام قوموں اور ملتوں میں اللہ کے رسول آئے ہیں۔

۸۔ تمام رسولوں کی دعوت اور اس کا لب لباب یہی تھا کہ سب لوگ محض اللہ ہی کی عبادت کریں اور طاغوت یعنی غیر اللہ کی عبادت سے بچیں۔ (اللہ کی عبادت صحیح معنوں میں یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کے شکریہ اور احسان شناسی کے طور پر جملہ معاملات زندگی میں اس کے حکموں کو بجا لایا جائے)

۹۔ تمام انبیائے کرام اسی مقصد وحید کی تکمیل کی خاطر بھیجے گئے تھے۔ اس لحاظ سے تمام پیغمبروں کا دین ایک ہی تھا۔

۱۰۔ اللہ کی عبادت اور طاغوت کی اطاعت یا غیر اللہ کی فرمانبرداری دو الگ الگ چیزیں ہیں اور ان دونوں میں کھلا ہوا تضاد ہے۔

۱۱۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی شخص بیک وقت اللہ کا بھی بندہ رہے اور طاغوت کا بھی۔

۱۲۔ طاغوت ہر زمانے میں پایا گیا ہے خواہ اس کا مصداق کچھ ہی کیوں نہ رہا ہو۔

۱۳۔ تمام رسولوں نے اپنے اپنے دور میں طاغوت کے خلاف علم جہاد بلند کیا ہے۔

۱۴۔ جس نے اللہ کی اطاعت کی وہ راہ یاب ہوا۔ اور جس نے طاغوت کی پیروی کی وہ گمراہ اور زیاں کار بنا۔

۱۵۔ بندگانِ طاغوت کا انجام ہمیشہ بُرا اور عبرتناک ہوا ہے۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔ جیسا کہ آیاتِ بالا کے آخری فقرے سے ظاہر ہو رہا ہے جس میں صحیفۂ تاریخ اور اقوام عالم کے آثار باقیہ کا مطالعہ و مشاہدہ کر کے عبرت و بصیرت حاصل کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

طاغوت کیا ہے | طاغوت کا مادہ "طغی" اور "طغیان" ہے جس کے معنی سرکشی کرنے اور

حد سے بڑھ جانے کے ہیں۔ اس لحاظ سے طاغوت اس کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں حد سے تجاوز کر گیا ہو۔ یہ تو لغوی مفہوم ہوا اب رہا اس کا مصداق تو اس سلسلے میں مفسرین سے پانچ اقوال منقول ہیں :

۱۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد شیطان ہے۔

۲۔ بعض کے نزدیک "کاہن" مراد ہے

۳۔ کسی کے نزدیک جادوگر ہے۔

۴۔ بت مراد ہیں۔

۵۔ سرکش جن و انسان کو طاغوت کہا گیا ہے۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر)

"مگر حقیقت یہ ہے کہ اس سلسلے میں جتنے بھی اقوال بیان کئے گئے ہیں وہ تعین کے لئے نہیں بلکہ تمثیل کے طور پر ہیں۔" طاغوت" اپنے عموم کے اعتبار سے ہر معصیت میں حد سے گزر جانے والے نیز ہر اس معبود کے لئے استعمال ہوتا ہے جسکی حق تعالیٰ کے سوائے پرستش کی جائے۔ اور اسی اعتبار سے ساحر، کاہن، سرکش جن اور خیر کے راستے سے روکنے والے کو "طاغوت" سے موسوم کیا جاتا ہے۔" (مفردات راغب، بحوالہ لغات القرآن)

اسلام کا مطالبہ | آئمہ کرام کی مذکورہ بالا تشریح و تفسیر کی روشنی میں طاغوت کے وسیع مفہوم میں موجودہ دور کے تمام "ازم" اور گمراہ کن فلسفے بھی شامل ہو جاتے ہیں جن کا آج دور دورہ ہے مثلاً کیمونزم، سوشلزم، نیشنلزم، کیپٹلزم، ڈارونزم، ٹیڈی ازم اور ہپی ازم وغیرہ وغیرہ۔ یہ بھانت بھانت کے تمام ازم اور فلسفے خدا اور اس کے قانون سے کھلی ہوئی بغاوت اور گمراہی ہیں۔ لہذا طاغوت کا اطلاق ان پر نہ ہوگا تو پھر کس پر ہو سکے گا۔؟ ان مہلک ازموں اور گمراہ فلسفوں سے نبرد آزمائی وقت کا سب سے بڑا جہاد ہے جو ایک پیغمبرانہ فعل ہے۔ ہر پیغمبر نے اپنے دور میں اپنے وقت کی گمراہیوں کے خلاف جہاد کیا ہے۔ آج یہ فریضہ دین متین کے تمام پیروؤں پر عائد ہوتا ہے کہ وہ حسب استطاعت ان گمراہیوں کے خلاف کمربستہ ہو جائیں۔ اللہ کی اطاعت اور طاغوت سے اجتناب دین حق کا خلاصہ اور اس کا جوہر ہے۔ دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران صرف وہی لوگ ہو سکیں گے جو طاغوت کا جوا اپنے کندھوں سے اتار پھینکیں اور اطاعت الٰہی کا قلادہ اپنے گلے میں ڈال لیں۔ یہ صحیفۂ تاریخ کا ایک روشن باب ہے جیسا کہ انبیائے کرام کی معجز نما کامیابیاں اور منکرین و معاندین کی عبرتناک شکست شاہد عدل ہے۔

◆◆